9061 ـ كيا وتروں كى دعاء واجب ہے اور اگر ياد نہ ہو تو كيا پڑھے ؟

سوال

مجھے دعائيں ياد كرنے ميں مشكل پيش آتى ہے، مثلا وتر كى دعا، ميں اس كے بدلے وتر ميں كوئى سورۃ پڑھتا كرتا تھا، ليكن جب مجھے يہ علم ہوا كہ يہ فرض ہے تو ميں نے اسے ياد كرنے كى كوشش كى اور نماز ميں كتاب سے ديكھ كر پڑھنى شروع كر دى اور يہ كتاب ميرى ايك جانب ميز پر ركھى ہوتى تھى اور ميرا رخ قبل كى طرف ہى رہتا ہے تو كيا ايسا كرنا جائز ہے ؟

پسنديدہ جواب

الحمد للہ.

1 ـ نماز وتر ميں وتروں كى دعاء كتاب يا ورقہ سے ديكھ كر پڑھنے ميں كوئى حرج نہيں، حتى كہ آپ اسے ياد كر ليں اور ياد كرنے كے بعد اسے زبانى ہى پڑھا كريں، اسى طرح جو حافظ نہ ہو اس كے ليے نفلى نماز ميں قرآن مجيد سے ديكھ كر قرآن پڑھنے ميں كوئى حرج نہيں.

شيخ ابن باز رحمہ اللہ تعالى سے نماز تراويح ميں قرآن مجيد ديكھ كر پڑھنے كے حكم اور كتاب و سنت ميں اس كى دليل كے متعلق دريافت كيا گيا ؟

تو ان كا جواب تھا:

رمضان المبارك كے قيام ميں قرآن مجيد ديكھ كر قرآت كرنے ميں كوئى حرج نہيں كيونكہ ايسا كرنے ميں مقتديوں كو سارا قرآن سنايا جا سكتا ہے، اور اس ليے بھى كہ كتاب و سنت كے شرعى دلائل نماز ميں قرآن مجيد كى قرآت پر دلالت كرتے ہيں، اور يہ دلائل قرآت ميں عام ہے چاہے وہ قرآن مجيد ديكھ كر كى جائى يا زبانى، عائشہ رضى اللہ تعالى عنہا سے ثابت ہے كہ انہوں نے اپنے غلام ذكوان كو حكم ديا كہ وہ رمضان كا قيام كروائيں اور وہ قرآن مجيد سے ديكھ كر قرآت كرتے تھے، امام بخارى رحمہ اللہ تعالى نے اسے تعليقا اور بالجزم روايت كيا ہے.

ديكھيں: فتاوى اسلامية (2 / 155).

2 ـ دعاء قنوت ميں يہ واجب نہيں وہ بعينہ انہى الفاظ ميں كى جائے بلكہ نماز كے ليے اس كے علاوہ دوسرے الفاظ يا اس ميں كمى و زيادتى كرنى جائز ہے، بلكہ اس نے كوئى ايسى آيت پڑھ لى جس ميں دعاء ہو تو مقصد پورا ہو جائے

گا.

امام نووی رحمہ اللہ تعالی کہتے ہیں:

آپ کو معلوم ہونا چاہیے کہ صحیح مذہب کے مطابق قنوت میں کوئی دعا متعین نہیں، اس لیے کوئی بھی دعاء کر لی جائے تو قنوت ہو جائے گی، چاہے قرآن مجید کی ایك یا کئی آیات پڑھ لی جائے جو دعا پر مشتمل ہو تو قنوت ہو جائے گی، لیکن افضل یہ ہے کہ وہ دعاء پڑھی جائے جو سنت میں وارد ہے.

دیکھیں: الاذکار النوویۃ (50).

3 ـ اور سائل کرنے والے بھائی نے جو یہ بیان کیا ہے کہ وہ دعاء قنوت کے بدلے قرآن کی تلاوت کرتا تھا، بلاشك ایسا نہیں کرنا چاہیے، کیونکہ قنوت کا مقصد دعاء ہے، اسی لیے اگر یہ آیات دعاء پر مشتمل ہو تو اس کی قرآت کر کے قنوت کرنا جائے ہے:

مثلا فرمان باری تعالی:

ربنا لا تزغ قلوبنا بعد إذا هديتنا وهب لنا من لدنك رحمة إنك أنت الوهاب

اے ہمارے رب ہمیں ہدایت نصیب کرنے کے بعد ہمارے دلوں میں کجی پیدا نہ کرنا، اور اپنی جانب سے ہم پر رحمت فرما بلا شبہ تو ہی ہبہ کرنے والا ہے. آل عمران (8)

4 ـ اور سائل کا یہ کہنا کہ قنوت فرض ہے، یہ صحیح نہیں بلکہ قنوت سنت ہے، اس لیے اگر کوئی شخص قنوت نہیں کرتا تو اس کی نماز صحیح ہے.

شیخ ابن باز رحمہ اللہ تعالی سے مندرجہ ذیل سوال کیا گیا:

رمضان المبارك میں رات کے قیام میں نماز وتر میں دعاء قنوت کرنے کا حکم کیا ہے، اور کیا اسے چھوڑنا جائز ہے ؟

شیخ رحمہ اللہ تعالی کا جواب تھا:

نماز وتر میں دعاء قنوت سنت ہے، اور اگر بعض اوقات نہ بھی کی جائے تو اس میں کوئی حرج نہیں.

اور یہ بھی سوال کیا گیا:

ہر رات وتر میں مسلسل قنوت کرنے والے کے متعلق کیا حکم ہے، اور کیا یہ سلف صالحین سے منقول ہے؟

شیخ رحمہ اللہ تعالی کا جواب تھا:

اس میں کوئی حرج نہیں، بلکہ یہ سنت ہے، کیونکہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے جب حسین بن علی رضی اللہ تعالی عنہما کو وتر کی دعا سکھائی تو انہیں بعض اوقات ترک کرنے کا حکم نہیں دیا اور نہ ہی مسلسل کرنے کا حکم دیا، جو کہ دونوں کام کرنے کے جواز کی دلیل ہے.

اور اسی لیے ابی بن کعب رضی اللہ تعالی عنہ سے ثابت ہے کہ جب وہ صحابہ کرام کو مسجد نبوی میں نماز پڑھایا کرتے تھے تو بعض اوقات اور راتوں کو وتر میں قنوت نہیں کرتے تھے، اور ہو سکتا ہے یہ اس لیے تھا کہ لوگوں کو یہ معلوم ہو جائے کہ یہ فرض اور واجب نہیں.

اللہ تعالی ہی توفیق نصیب کرنے والا ہے.

دیکھیں: فتاوی اسلامیۃ (2 / 159).

واللہ اعلم .